يا ايها الذين امنو كتب عليكم الصيام

حسب فرمایش عالیجناب مولوی سید تقی حسین صاحب وکیل درجہ اول

کتاب

ہدایت عام

باہتمام میر وزیر علیصاحب رضوی

سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل

کے

مطبع برہانیہ واقع بارہ دری نواب مختار الملک

حیدرآباد دکن مین طبع ہوئی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آداب صیام

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصیام لیس من الطعام والشراب وحدہ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا صیام فقط کہانے اور پینے سے نہیں بلکہ چاہیئے کہ روزہ میں زبان کی حفاظت کرو جھوٹ بولنے سے اور آنکھوں کی حفاظت کرو حرام کے دیکھنے سے دبایکدیگر نزاع نکرو اور حسد نکرو اور غیبت نکرو اور مجادلہ نکرو اور قسم دروغ نکھاؤ بلکہ قسم راست بھی نکھاؤ اور فحش ندو۔ فرمایا حضرت نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے سُنا کہ ایک عورت نے اپنی کنیز کو گالی دی اور وہ روزہ سے تھی پس حضرت نے کھانا طلب کیا اور اُس عورت سے فرمایا کہانا کھالے عرض کیا اُس نے میں روزہ سے ہوں حضرت نے فرمایا تو روزہ سے کسطرح ہے بتحقیق کہ تونے اپنی کنیز کو گالی دی ہے۔ فرمایا حضرت نے روزہ فقط کہانے اور پینے سے نہیں ہے۔ مورد روایت کا صوم مستحب ہے۔

ایضاً۔ منقول ہو کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لا یکون یوم صومک کیوم فطرک یعنے تیرے روزہ کا دن مانند روز افطار کی تیری نہو

شرایط وصحت روزہ۔ بلوغ۔ عقل۔ ایمان۔ طاہر ہونا حیض اور

نفاس سے۔ سفر شرعی نہو۔ ضرر معتدبہ نہونا۔ بیمار نہ ہونا۔

روزہ مین جن چیزون سی امساک واجب ہے

واجب ہے امساک کرنا کہانے اور پینے کی چیزون سے خواہ اُن اشیا کے کہانے اور پینے پر عادت جاری ہوئی ہو یا نہوئی ہو مثل خاک اور پتھر اور کوئلہ اور سنگریزے اور گہانس کے اور مثل پتون کے عرق اور میوہ غیر معتاد وغیرہ کے۔ کیونکہ دلیل تحریم اکل و شرب کی معتاد و غیر معتاد دونون کو شامل ہے اور روزہ کے معنے امساک کرنے کے ہین مع القصد ہر چیز سے جو کچھ کہ موہنہ وغیرہ سے شکم مین پہونچے پس اشیاء مذکورہ کا کہانا منافی امساک کے ہے اور قول بعض علما کا کہ غیر معتاد چیزون کے کہانے سے روزہ باطل نہین ہوتا اور استدلال اُن کا کہ تحریم اکل و شرب منصرف معتاد کیطرف ہے یہہ ضعیف ہے کیونکہ اسم اکل و شرب کا غیر معتاد پر بھی صادق ہے اور انصراف اسکا معتاد کیطرف خاصتہً ممنوع ہے بلکہ یہہ قول خلاف اجماع ہے چنانچہ مسائل ناصریہ مین منقول ہے۔

جاننا چاہیے کہ کہانے اور پینے سے جب روزہ باطل ہوتا ہے اور قضا و کفارہ ہر دو اُس پر واجب ہوتا ہے جبکہ وہ شخص عالم بتحریم ہو اور متعمد ہو اور مجبور نکیا گیا ہو پس اگر یہہ شرائط نہون تو حکم مذکور بھی نہوگا واجب ہے اجتناب کرنا روزہ مین جماع سے مطلقاً خواہ قبل مین ہو یا دبر مین ہو خواہ انزال ہو یا نہ ہو کیونکہ جماع سب صورتون مین صادق ہے اور اس مسئلہ مین گفتگو اور بحث بہت ہے ذکر اُسکا تفصیلاً مناسب نہین۔ بہر حال فعل مذکور موجب قضا و کفارہ ہے بشرطیکہ عالماً و عامداً ہو۔

حدیث حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ماہ رمضان مین جماع کرنا

اور کھانا شب کو بعد سو جانے کے حرام تھا یعنے جو شخص بعد نماز عشا کے بغیر افطار کے سو جاتا تھا اور بعد بیدار ہوتا تو اوس پر افطار حرام تھا اور جماع کرنا شبہائے و روزہائے ماہ مبارک رمضان مین حرام تھا پس ایک شخص ضعیف پیر مرد حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے اصحاب سے تھے جن کا نام حوات بن جبیر تھا۔ اور وہ بروزہ سے تھے اُن کے عیال نے کھانا لانے مین تاخیر کی پس وہ قبل افطار کے سو گئے بعد جبکہ بیدار ہوئے اپنے عیال سے کہا آج شب کو کھانا مجھپر حرام ہوا۔ جب صبح ہوئی وہ بھی خندق کھودنے کے لئے حاضر ہوئے۔ و بعد ازان بیہوش ہو گئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اُن کی حالت کو دیکھا اور رحم فرمایا۔ اور ایک گروہ جوانمردونکا ایسا تھا کہ مخفی شبہائے ماہ مبارک مین جماع کرتے تھے پس اللہ تعالی نے شبہاے ماہ مبارک مین جماع کو حلال کیا اور اس آیت کو نازل کیا اُحِلَّ لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم۔ اور فرمایا حضرت نے کہ حق تعالی نے کھانے کو حلال کیا بعد سو جانے کے تا طلوع صبح اور اس آیت کو نازل فرمایا کلوا واشربوا حتّٰی یتبیّن لکم الخیط الابیض الی اخرہٖ۔

واجب ہے اجتناب کرنا بقلم بر جنابت سے یہانتک کہ صبح طلوع ہو جائے پس اگر عمداً تا طلوع صبح صادق بغیر عذر شرعی کے و بدون تیمم صحیح کے جنابت پر باقی رہے روزہ اُسکا باطل ہی موجب قضا و کفارہ ہے یہہ قول اکثر علما کا ہی بلکہ سب کا اتفاق اس پر ہے۔ اور مخالف اسکے جو قول ابن بابویہ کا ہی کہ اگر جنابت پر تا طلوع صبح صادق عمداً باقی رہے روزہ اسکا صحیح ہے۔ یہہ قول ضعیف ہے۔ اور یہہ قول کتاب مقنع مین منقول ہی کہ حماد بن عیسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ماہ رمضان

اول شب کے جنب ہوا اور غسل مین تاخیر کی یہانتک کہ صبح ہوئی - پس حضرت نے
فرمایا کہ رسول خدا صلعم اپنے ازواج سے جماع کرتے تھے اول شب کے اور غسل مین
تاخیر کرتے تھے یہانتک کہ صبح ہو جاتی تھی - یہہ روایت غیر معتمد ہے - اور
محمول تقیہ پر ہے - اور اخبار کثیرہ جو قریب بتواتر ہین خلاف اسکے وارد
ہین - چنانچہ صحیحہ ابن ابی یعفور مین منقول ہے کہ کہا اُس نے مین نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کیخدمت مین عرض کیا الرجل یجنب فی شہر رمضان
ثم ینام ثم یستیقظ ثم ینام حتی یصبح قال یتم یومہ ویقضی یوما و
ان لم یستیقظ حتی اصبح اتم یومہ وجاز لہ یعنے ماہ مبارک رمضان مین
شخص جنب ہوکے پس سو جائے بعد اُس کے بیدار ہوئے پھر سو جاسے صبح تک فرمایا حضرت نے
اُس روزہ کو تمام کرے وبعدہٗ قضا کرے - واگر وہ بیدار نہو صبح تک اُس روزہ کو
تمام کرے اور وہ صحیح ہے -

صحیحہ احمد بن محمد مین حضرت ابی الحسن علیہ السلام سے منقول ہے قال سئلتہ عن رجل
اصاب من اھلہ فی شہر رمضان او اصابتہ جنابۃ ثم ینام حتی یصبح متعمداً
قال یتم ذلک الیوم وعلیہ قضاءہ یعنی کہا اُس نے مین نے حضرت سے سوال کیا
کہ ماہ رمضان مین ایک شخص نے اپنے عیال سے جماع کیا یا یہہ کہ اُس کو جنابت
ہوئی بعد اسکے متعمداً صبح تک سوتا رہے فرمایا حضرت نے اُس روزہ کو تمام کرے اور اُس کی
قضا واجب ہے - صحیحہ حلبی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
قال سئلتہ عن رجل اجنب فی شہر رمضان فنسی ان یغتسل حتی خرج رمضان
قال علیہ قضاء الصلوٰۃ والصوم یعنی اُس نے کہا مین نے حضرت سے سوال کیا
کہ ایک شخص ماہ مبارک رمضان مین جنب ہوا پس غسل کرنا بھول گیا یہانتک کہ

کہ رمضان گذر گیا فرمایا حضرت نے نماز اور روزہ کی قضا اس پر واجب ہے یعنی اوتے وانکی صحیحہ معویۃ بن عمار میں منقول ہے قال قلت لابی عبد اللہ الرجل یجنب من اول اللیل ثم ینام حتی یصبح فی شہر رمضان قال لیس علیہ شئ قلت فانہ استیقظ ثم نام حتی اصبح قال فلیقض ذلک الیوم عقوبۃ ۔ یعنی کہا اس نے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ شخص اول شب کو ماہ مبارک رمضان میں جنب ہوئی پس وہ صبح تک سو جائے بقصد غسل کے فرمایا حضرت نے اس پر کوئی شئ لازم نہیں ہے ۔ میں نے عرض کیا بتحقیق کہ وہ بیدار رہا پھر صبح تک سویا حضرت نے فرمایا پس وہ اس روزہ کے قضا کرے ۔ از روئے عقوبت کے ۔ اور مثل اس کے اکثر روایات قریب بتواتر وارد ہیں ۔ اور جو بعض روایات مخالف اخبار مذکورہ کے وارد ہیں بعض انہیں سے محمول تقیہ پر ہیں اور بعض اخبار سے ظاہر یہہ ہے کہ تاخیر عمداً نہیں ہوئی ہے اور بعض سے مراد یہہ ہے کہ پہلے مرتبہ بقصد غسل کے سونا جائز ہے ۔ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر کوئی روایت صریح ہوئی کہ عمداً تاخیر کرنا غسل جنابت میں صبح تک جائز ہے اس کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر یہہ ہے کہ وہ محمول تقیہ پر ہے ۔

مسئلہ ۔ زن حائض اگر قبل صبح کے پاک ہو جائے پس وہ غسل کرے اور اگر اس وقت غسل نکرے بعد صبح کے غسل کرے اور روزہ رکھے و بعدہ قضا کرے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا ان طہرات بلیل من حیضہا ثم توانت ان تغتسل فی رمضان حتی اصبحت علیہا قضاء ذالک الیوم یعنی اگر عورت حیض سے شب کو پاک ہو جائے ماہ رمضان میں پس وہ غسل میں تاخیر کرے صبح تک ۔ اس پر قضا اس روزہ کی واجب ہے ۔

مسئلہ اگر جنب قبل صبح صادق کے غسل نکر سکے و عذر شرعی رکھتا ہو پس تیمم کرکے صبح تک بیدار رہے ۔ اور حکم حائض کا مثل جنب کے ہے ۔

مسئلہ جو شخص جنب ہوئے اور بقصد غسل سو جائے ہے ناگاہ کہ صبح ہو جائے پس اس پر قضا روزہ کی نہیں ہے و اگر بعد اسکے قبل صبح کے بیدار ہو اور دوبارہ بقصد غسل سو جائے صبح تک ۔ پس اس پر قضا روزہ کی واجب ہے و اگر بعد اسکے قبل صبح کے دوسری مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے قضا اور کفارہ ہر دو واجب ہے اجتناب کرنا استمنا سے اگرچہ فی حد ذاتہ یہہ حرام ہے مگر بسبب اس فعل کے جیسے کہ گناہ

کوئی اور اثر و حکم مترتب نہین ہوتا ہے ولکن روزہ مین علاوہ گناہ کے روزہ بھی
باطل ہوجاتا ہی۔ وبالجملہ باتفاق جمیع علما کے استمنا مفسد صوم ہے۔ اور موجب
قضا و کفارہ ہے۔ و اگر اپنی زوجہ سے ملاعبہ ملامسہ کرے انزال ہوجائی تو روزہ اُسکا
باطل ہوجاتا ہی۔ اور قضا و کفارہ لازم ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح مین ہے کہ عبدالرحمن بن
حجاج نے کہا سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یعبث باھله
فی شہر رمضان حتی یمنی قال علیه من الکفارة مثل ما علی الذی یجامع یعنی حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے مین نے سوال کیا کہ ایک شخص ماہ مبارک رمضان مین
اپنی زوجہ سے ملاعبہ کرے حتی آنکہ منی نکلے فرمایا حضرت نے اُس پر کفارہ لازم ہی مثل اُسکی جو جماع
کنندہ پر لازم ہی۔ واجب ہے اجتناب کرنا غبار غلیظ کے حلق مین پہنچانے سے اس مسئلہ مین اختلاف
ہی بعضونکے نزدیک روزہ باطل ہوجاتا ہی اور موجب قضا و کفارہ کا ہی اور بعضونکے نزدیک صرف
قضا لازم ہی۔ اور بعضونکے نزدیک مبطل نہین ہی مگر قول اول جو قول مشہور ہی مقتضای احتیاط ہی۔
اور روایات جو اسباب مین وارد ہین اُنمین تعارض ہی۔ اور بعضی ضعیفة السند و راوی مجہول ہین
اور بعض روایت مشتمل ایسی اشیا پر ہی جو خلاف اجماع کی ہی مثل مجرد مضمضہ و استنشاق کے کہ کفارہ
کا اُس پر لازم ہونا خلاف اجماع ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ بعض علمای متاخرین نے غبار غلیظ کے حکم مین دہوین کو اور بخار
غلیظ کو ملحق کیا ہی بنابر احتیاط کے اس سے بھی اجتناب کری۔ واجب ہے اجتناب و امساک کرنا ارتماس
سے یعنی پانی مین سر ڈبونے سے بنابر مذہب مشہور علما کے۔ اس مسئلہ مین بہت اختلاف ہی۔ ایک
قول یہہ ہی کہ عمداً ارتماس سے روزہ باطل ہی۔ اور قضا و کفارہ واجب ہی۔ دوسرا قول یہہ ہی کہ
روزہ صحیح ہی مگر فعل حرام ہی اور گنہگار ہی تیسرا قول یہہ ہی کہ جائز ہی مگر مکروہ ہی۔ چوتھا قول یہہ ہے
کہ صرف قضا واجب ہی۔ روایات بھی اس مسئلہ مین مختلف وارد ہین۔
اقوال مذکورہ مین قول اول بے اشکال و مقتضای احتیاط ہی۔ مگر اخبار و روایات سے جو کچھ ثابت
و محقق ہوتا وہ یہہ ہی کہ ارتماس کے لئی اکثر اخبار مین نہی وارد ہوئی ہی و مقتضای نہی حقیقت ہی
کی تحریم مین ہی۔ اور چونکہ نہی امر خارج از عبادۃ کی ہوئی ہی پس موجب فساد صوم کی نہین

ہان اگر غسل کریگا اور نیت اُسکی سر ڈبونے کیوقت کریگا غسل اُسکا صحیح ہوگا۔ البتہ یہی کہ جو حکم
واجب ہی اجتناب و امساک کرنا دروغ کہنے سے خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر پس اگر عمداً
جھوٹ کہے روزہ باطل ہی و موجب قضا و کفارہ ہی۔ اور دروغ یعنی جھوٹ کہنا غیر از خدا و رسول و
ائمہ علیہم السلام پر اگرچہ حرام ہی مگر موجب فساد صوم کا نہین ہی اس پر جمیع علما کا اتفاق ہے۔
اور خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر جھوٹ کہنے سے روزہ باطل ہوتا ہی یا نہین اس مسئلہ مین
اختلاف ہی۔ اور وجہ اُس کی اولاً یہہ ہی کہ سند حدیث مین طعن و کلام کیا گیا ہی منصور بن یونس راوی
حدیث ہی اور وہ واقفی مذہب تھا اور راوی ابو بصیر ہی وہ بین الثقہ و الضعیف مشترک ہے
و ثانیاً یہہ ہی کہ روایت مشتمل ایسی چیز پر ہی جو خلاف اجماع ہی اور یہہ موجب ضعف خبر کا ہے
چنانچہ یونس نے ابی بصیر سے روایت کی ہی کہ کہا اُس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے سنا مین نے کہ حضرت فرماتے تھے الکذبۃ تنقض الوضوء و تفطر الصائم قال قلت ہلکنا قال لیس
حیث تذہب انما ذلک الکذب علی اللہ و رسولہ و الائمۃ علیہم السلام یعنی جھوٹ
کہنا ناقض وضو ہی اور روزہ دار کے لئے مفطر ہے راوی نے کہا ہم ہلاک ہوئے فرمایا حضرت نے ایسا
نہین ہی جو تو نے خیال کیا جز این نیست کہ یہہ جھوٹ خدا و رسول و ائمہ پر ہی۔ پس معلوم ہوا کہ جھوٹ
کا ناقض وضو ہونا خلاف اجماع ہی اور یہہ موجب ضعف خبر کا ہی۔ خلاصہ یہہ ہی کہ مسئلہ محل اشکال
ہی اور قول مشہور علما متاخرین کا یہہ ہی کہ روزہ فاسد نہین ہوتا اگرچہ فعل حرام ہی ولکن قول
اول کہ عمداً کذب جو خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر موجب فساد صوم و باعث لزوم قضا و کفارہ ہے
مقتضای احتیاط ہی۔ اجتناب کرنا حقنہ لینے سے تپلی چیزونکو و اظہر یہہ ہی کہ یہہ حرام ہی و علی الاحوط
موجب قضا و کفارہ کا ہے۔ اس مسئلہ مین بہت اختلاف ہی اور چند اقوال ہین شیخ مفید علیہ الرحمہ کا
قول یہہ ہی کہ موجب فساد صوم ہی۔ اور علی بن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ لا یجوز للصائم ان
یحتقن یعنی صایم کے لئے حقنہ لینا جائز نہین ہی ابن جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی صائم کے لئے مستحب ہے
اجتناب کرنا حقنہ سے کیونکہ وہ پیٹ مین پہنچتا ہی۔ اور شیخ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے بعض
کتب مین اور ابن ادریس نے کہا ہی کہ حقنہ لینا تپلی چیز ونسی حرام ہے۔ اور باعث قضا و کفارہ کا
نہین ہی۔ اور قول محقق علیہ الرحمہ کا کتاب معتبر مین یہہ ہی کہ حقنہ لینا تپلی چیز ونسی اور خشک چیز ونسی حرام ہے
اور باعث فساد صوم کا نہین ہے اور سید مرتضی علیہ الرحمہ کتاب جمل مین فرماتے ہین کہ ایک گروہ علما نے حقنہ لینے کو موجب

کوئی اور اثر و حکم مرتب نہین ہوتا ہے ولکن روزہ مین علاوہ گناہ کے روزہ بھی
باطل ہوجاتا ہی۔ و بالجملہ باتفاق جمیع علما کے استمناء مفسد صوم ہے۔ اور موجب
قضاء و کفارہ ہے۔ و اگر اپنی زوجہ سے ملاعبہ و ملامسہ کرے انزال ہوجائ تو روزہ اُسکا
باطل ہوجاتا ہی۔ اور قضاء و کفارہ لازم ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح مین ہے کہ عبدالرحمٰن بن
حجاج نے کہا سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یعبث باھلہ
فی شہر رمضان حتی یمنی قال علیہ من الکفارۃ مثل ما علی الذی یجامع یعنی حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے مین نے سوال کیا کہ ایک شخص ماہ مبارک رمضان مین
اپنی زوجہ سی ملاعبہ کرے حتی آنکہ منی نکلے فرمایا حضرت نے اُس پر کفارہ لازم ہو مثل اُسکو جو جماع
کنندہ پر لازم ہی دوم واجب ہے اجتناب کرنا غبار غلیظ کے حلق مین پہنچانے سی اس مسئلہ مین اختلاف
ہو بعضونکو نزدیک روزہ باطل ہوجاتا ہی اور موجب قضاء و کفارہ کا ہی اور بعضونکو نزدیک صرف
قضاء لازم ہی۔ اور بعضونکو نزدیک مبطل نہین ہی مگر قول اول جو قول مشہور ہی مقتضای احتیاط ہی۔
اور روایات جو اسباب مین وارد ہین اُنمین تعارض ہی۔ اور بعضی ضعیفۃ السند و راوی مجہول ہین
اور بعض روایت مشتمل ایسی اشیاء پر ہی جو خلاف اجماع کی ہی مثل مجرد مضمضہ و استنشاق کے کہ کفارہ
کا اُس پر لازم ہونا خلاف اجماع ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ بعض علماء متاخرین نے غبار غلیظ کے حکم مین دھوین اور بخار
غلیظ کو ملحق کیا ہی بنا بر احتیاط کے اس سے بھی اجتناب کری۔ سوم واجب ہے اجتناب و امساک کرنا ارتماس
سے یعنی پانی مین سر ڈوبونے سی بنا بر مذہب مشہور علما کے۔ اس مسئلہ مین بہت اختلاف ہی۔ ایک
قول یہہ ہو کہ عمداً ارتماس سی روزہ باطل ہی۔ اور قضاء و کفارہ واجب ہی۔ دوسرا قول یہہ ہی کہ
روزہ صحیح ہی مگر فعل حرام ہی اور گنہگار ہی تیسرا قول یہہ ہی کہ جائز ہی مگر مکروہ ہی۔ چوتھا قول یہہ ہے
کہ صرف قضاء واجب ہی۔ روایات بھی اس مسئلہ مین مختلف وارد ہین۔
اقوال مذکورہ مین قول اول بے اشکال و مقتضای احتیاط ہی۔ مگر اخبار و روایات سے جو کچھ ثابت
و محقق ہی وہ یہہ ہی کہ ارتماس کے لئی اکثر اخبار مین نہی وارد ہوئی ہی و مقتضای نہی حقیقت نہی
کی تحریم مین ہی۔ اور چونکہ نہی امر خارج از عبادۃ کی ہوئی ہی پس موجب فساد صوم کی نہین ہے

ہاں اگر غسل کریگا اور نیت اُسکی سر ڈبونے کیوقت کریگا غسل اُسکا صحیح نہوگا بسبب نہی کے جو متعلق ہے

ششم واجب ہے اجتناب و امساک کرنا دروغ کہنے سے خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر پس اگر عمداً
جھوٹ کہے روزہ باطل ہے و موجب قضا و کفارہ ہے۔ اور دروغ یعنی جھوٹ کہنا غیر از خدا و رسول و
ائمہ علیہم السلام پر اگرچہ حرام ہے مگر موجب فساد صوم کا نہیں ہے اس پر جمیع علما کا اتفاق ہے
اور خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر جھوٹ کہنے سے روزہ باطل ہوتا ہے یا نہیں اس مسئلہ میں
اختلاف ہے۔ اور وجہ اُس کی اولاً یہہ ہے کہ سند حدیث میں طعن و کلام کیا گیا ہے منصور بن یونس راوی
حدیث ہے اور وہ واقفی مذہب تھا اور راوی ابو بصیر ہے وہ بین الثقہ و الضعیف مشترک ہے
و ثانیاً یہہ ہے کہ روایت مشتمل ایسی چیز پر ہے جو خلاف اجماع ہے اور یہہ موجب ضعف خبر کا ہے
چنانچہ یونس نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ کہا اُس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے سنا میں نے کہ حضرت فرماتے تھے الکذبۃ تنقض الوضوء و تفطر الصائم قال قلت هلكنا قال لیس
حیث تذهب انما ذلك الكذب علی الله و رسوله و الائمة علیهم السلام یعنی جھوٹ
کہنا ناقض وضو ہے اور روزہ دار کے لئے مفطر ہے راوی نے کہا ہم ہلاک ہوئے فرمایا حضرت نے ایسا
نہیں ہے جو تو نے خیال کیا خبر این نیست کہ یہہ جھوٹ خدا و رسول و ائمہ پر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جھوٹ
کا ناقض وضو ہونا خلاف اجماع ہے اور یہہ موجب ضعف خبر کا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ مسئلہ محل اشکال
ہے اور قول مشہور علماء متاخرین کا یہہ ہے کہ روزہ فاسد نہیں ہوتا اگرچہ فعل حرام ہے و لیکن قول
اول کہ عمداً کذب جو خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر موجب فساد صوم و باعث لزوم قضا و کفارہ ہے
مقتضای احتیاط ہے۔ ۹ اجتناب کرنا حقنہ لینے سے تپلی چیزونکے و اظہر یہہ ہے کہ یہہ حرام ہے و علی الاحوط
موجب قضا و کفارہ کا ہے۔ اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے اور چند اقوال ہیں شیخ مفید علیہ الرحمہ کا
قول یہہ ہے کہ موجب فساد صوم ہے۔ اور علی بن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ لا یجوز للصائم ان
یحتقن یعنی صایم کے لئے حقنہ لینا جائز نہیں ہے ابن جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے صائم کے لئے مستحب ہے
اجتناب کرنا حقنہ سے کیونکہ وہ پیٹ میں پہنچتا ہے۔ اور شیخ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے بعض
کتب میں اور ابن ادریس نے کہا ہے کہ حقنہ لینا تپلی چیزونسے حرام ہے۔ اور باعث قضا و کفارہ کا
نہیں ہے۔ اور مقول محقق علیہ الرحمہ کا کتاب معتبر میں یہہ ہے کہ حقنہ لینا تپلی چیزونسے اور خشک چیزونسے حرام ہے
اور باعث فساد صوم کا نہیں ہے اور سید مرتضی علیہ الرحمہ کتاب جمل میں فرماتے ہیں کہ ایک گروہ علما نے حقنہ لینے کو موجب

قضا و کفارہ کا جاتا ہی اور علامہ علیہ الرحمہ کتاب مختلف مین فرماتے ہین کہ حقنہ مطلقاً مفطر ہی
اور باعث قضا کا ہی فقط اور صاحب مدارک کا قول یہہ ہی کہ مقتضا تحریم ہی چنانچہ روایت صحیح مین
احمد بن محمد بن ابی نصیر سے منقول ہی کہ اُس نے حضرت ابی الحسنؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص ماہ
رمضان مین بسبب بیماری کے حقنہ لیوے فقالؑ الصائم لایجوز له ان یحتقن - پس فرمایا
حضرتؑ نے کہ صائم کے لئے حقنہ لینا جائز نہین ہی - محقق علیہ الرحمہ نے کتاب معتبر مین تحریر
فرمایا ہی کہ نہی احتقان سے مقتضی فساد صوم کی نہین ہی - کیونکہ احتمال ہی کہ حرمت اُس کی
بسبب حکمت شرعیہ کے ہو جسکا اظہار لازم نہو -

اجتناب کرنا عمداً قے کرنے سے - اس مسئلہ مین بھی اختلاف ہی - قول اکثر علما کا یہہ ہے
کہ موجب قضا ہے - فقط اور ابن ادریس کا قول یہہ ہی کہ فعل حرام ہی اور قضا و کفارہ کا باعث
نہین ہی - اور سید مرتضیٰ قدس سرہ نے بعض علما سے نقل کیا ہے - کہ قضا و کفارہ کا باعث ہے
مگر اکثر روایات سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ عمداً قے کرنا موجب قضا ہے - فقط چنانچہ صحیحہ حلبی مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی قال اذا تقیّاء الصائم فعلیه قضاء ذالك الیوم فان
ذرعه من غیر ان یتقیاء فلیتم صومه یعنی فرمایا حضرتؑ نے جبکہ صائم قے کرے اُس پر قضا روزہ
کی واجب ہی - اگر قے بے اختیاری سے آدمی بغیر اسکے کہ وہ قے کرے پس وہ روزہ کو تمام کرے -
موثقہ عبداللہ بن بکیر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی - قال من تقیاء متعمداً
وھو صائم قضی یوما مکانه - یعنی فرمایا حضرتؑ نے جو شخص عمداً قے کرے اور وہ روزہ سے ہو پس اسکی
جائے ایک روز قضا کرے - موثقہ بن صدقہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی - قال من تقیّاء
وھو صائم فعلیه القضاء - یعنی فرمایا حضرتؑ نے جو شخص قے کرے اور وہ صائم ہو پس اُس پر قضا واجب ہے
اخبار مذکورہ وغیر مذکورہ مین صرف قضا کا ذکر ہے - اور کفارہ کا تعرض نہین کیا گیا ہی - پس حق
اس مسئلہ مین یہہ ہی کہ چونکہ مقام بیان تھا پس یہہ مفید و مقتضی نفی کفارہ کو ہی - یعنی اس مقام
بیان مین حضرتؑ کا کفارہ کا بیان نکرنا مفید ہے اس امر کو کہ کفارہ لازم نہین ہے -

تنبیہ

جناب شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہ کی نسبت تہمت کی گئی ہی کہ بقا بر جنابت تا طلوع صبح صادق عمداً
بلا عذر شرعی کے مبطل روزہ نہین ہے - حالانکہ شیخ صاحب مرحوم نے رسالہ ذخیرۃ المعاد مین مفطرات مین

لکھا ہے۔

(نہم) بقا بر جنابت عمداً تا طلوع صبح صادق ہمچنین بقا بر حیض و نفاس۔

(مسائل ذخیرۃ المعاد۔)

مسئلہ

سوال شخص در وقتیکہ وسعت غسل و تیمم ہیچ کدام را نداشتہ باشد و خود را جنب کند حکمش بیان فرمایند

جواب۔ در حکم بقا بر جنابت است عمداً کہ روزہ اش باطل و قضا و کفارہ لازم میشود ہر چند در لزوم کفارہ اشکالی است۔

مسئلہ

سوال۔ اگر وقت وسعت غسل نداشتہ باشد و لیکن وسعت تیمم را داشتہ باشد و خود را جنب کند حکمش چیست۔

جواب۔ روزہ اش صحیح است۔ اگرچہ احوط اجتناب است بلکہ احوط قضائے آنست و بعضی آثم دانستہ اند و لیکن اقوی آنست کہ آثم نیست۔ آقا سید کاظم مجتہد اعظم کے نزدیک بھی وہ شخص آثم ہے۔

مسئلہ

سوال اگر دفعہ سوم جنب بعد از بیدار شدن از خواب دوم بخوابد بقصد غسل و احتمال بیدار شدن و تا صبح بیدار نشود چہ حکم دارد۔

جواب۔ مفسد روزہ و موجب قضا و احوط کفارہ و احتیاط شدید در ترک این خواب است ہر چند اقوی اینست کہ متحد است خواب سوم در حکم بخواب دوم در صورت جواز۔ واللہ العالم۔

مولوی سید غلام حسین صاحب کا ایک پرچہ مجوزہ میں نے دیکھا خلاف اجماع علماء یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ علماء متقدمین و متاخرین میں سوائے ابن بابویہ کے کسی کا قول نہیں ہے

مسئلہ مجوزہ مولوی غلام حسین صاحب مندرجہ تحفہ مطبوعہ قمبر علی۔

جنب یا محتلم وقت طلوع صبح صادق اگر با تیمم رہے تو روزہ صحیح ہے۔ اور اگر باوجود پانی ملنے کے اور بیماری نہ ہونے کے اور غسل کے لئے وقت بھی گنجائش رکھنے کے ترک غسل کرے اور تیمم کرے اور تا طلوع صبح صادق بیدار رہے تو علی الاقوی روزہ صحیح ہے۔ اور گناہگار بھی نہیں ہے۔

جو شخص اس مسئلہ پر عمل کریگا وہ عند اللہ ماخوذ ہوگا اور گنہگار ہے۔ چنانچہ اخبار و احادیث سے ثابت ہے۔ اور اسپر اجماع علماء ہے۔

خادم الشریعہ

سید ابو الحسن عفی عنہ